مطبوعات

سیرت خلیفۃ الرسولؐ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ از جناب طالب الہاشمی - ناشر: حسنات اکیڈمی لمیٹڈ - ۱۹ سی منصورہ لاہور ۱۸ - کاغذ سفید، کتابت وطباعت صاف، بڑے سائز کے ۶۱۶ صفحات - مضبوط جلد مع سنہری ڈائی - قیمت: ۷۵/- روپے

سیدنا ابوبکر صدیق عتیق کی سنہری شخصیت کے اتنے مختلف پہلو اور گوشے قابلِ توجہ ہیں (اور طالب ہاشمی صاحب نے کسی عنوان کو چھوڑا بھی نہیں) کہ ایک نظر میں موصوف کو دیکھنا اور دکھانا بہت مشکل ہے - سوانح نگار کا کام مشکل تھا، مگر تبصرہ کرنے والے کا مشکل تر، کیونکہ اسے تو صرف چند سطریں لکھنی ہیں - پس میرا ذاتی تاثر تو اس مصرع میں آجاتا ہے کہ ؎

بعد از نبیؐ بزرگ توئی، قصہ مختصر

بس اسی نکتۂ محبت کی تفسیر ہے جو طالب ہاشمی صاحب نے لکھی ہے - حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ میں بعثت سے قبل ۲۰ سالہ دورِ دوستی گزرا تھا - جس میں دونوں ایک دوسرے کو خوب جان سمجھ گئے تھے - اس ابتدائی زمانے میں حضرت ابوبکرؓ کو جو مرتبہ مکہ میں حاصل تھا، اس کا بیان صفحہ ۴۰ سے ۴۴ میں دیکھیے - پھر جناب صدیقِ عتیق کی ایک تصویر وہ ہے جو اولین "دورِ محنت" کی تھی - خود مصیبتیں اٹھائیں، ساتھیوں اور خصوصاً کنیزوں اور غلاموں پر ظلم ہوتے دیکھے اور ان کو خرید کر آزاد کرایا - یہ تصویر صفحہ ۴۶ سے ۵۳ تک کے بیان میں سامنے آتی ہے - پھر ہجرتِ حبشہ کا ذکر ہے، دعوتی کام میں رفاقت اور حدیثِ معراج کی بلاجھجک تصدیق کا بیان ہے - پھر ہجرتِ مدینہ میں حضورؐ کی رفاقت، غارِ ثور کے لمحات، سراقہ بن مالک بن جعشم سے مڈبھیڑ، ام معبد کے خیمہ تک قدوم کے حالات فلم کی طرح سامنے آتے ہیں - پھر مدینہ کی نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے - اور جلد ہی رمضان ۲ھ

سے غزوات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جس میں جناب صدیقؓ حضورؐ کے نہایت قریبی رفیق کی حیثیت سے شامل رہے۔ بیعتِ رضوان کے موقع پر آپ کا کردار تصدیق و استقامت کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ واقعات و فضائل تو بہت سے مذکور ہیں۔ مگر آپ کا ایک تو وہ عظیم الشان پارٹ تاریخ میں یادگار رہے گا جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حشر آفرین لمحۂ وصال میں آپ نے توازن برقرار رکھ کر اُمت کو تشتت و افتراق سے بچایا اور لوگوں کے حوصلے کو سنبھال کیا۔ اور حضرت عمرؓ کو جذباتی ہیجان سے نکالا۔ دوسرے آپؓ نے حضورؐ کی وراثت کا معاملہ نصِ حدیث کی بنیاد پر جرأت و صاف گوئی سے طے کر دیا۔ بعدازاں اپنے دَورِ خلافت میں دو اہم ترین زریں کارنامے ایسے ہیں جو عزیمت، توکل علی اللہ اور سیاست کاری کی مہارت کے لحاظ سے بہت قابلِ مطالعہ ہیں۔ اولین یہ کہ نہایت ایمرجنسی کے حالات میں فتنۂ ارتداد کے اُٹھنے اور نئی نئی نبوتوں کے جھنڈوں کے بلند ہونے پر ذرا بھی خوفزدہ ہوئے یا خم کھائے بغیر فتنے کی سرکوبی کے لیے پوری قوت جھونک دینا۔ دوسرے یہ کہ اسی فتنے کے ساتھ ساتھ ایک اور مفسدہ یہ پیدا ہوا کہ مختلف قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ اس موقع پر ایک وفد معاملہ طے کرنے آیا اور مشاورت منعقد ہوئی۔ جس کے طرزِ فکر میں کمزوری دیکھ کر جناب صدیقؓ نے ایسے فقرے کہے جن میں دلائل بھی تھے اور جذبۂ عزیمت کا زور بھی، لہٰذا ان فقروں کو سن کر ساری مجلسِ مشاورت خلیفہ رسولؐ کی ہم نوا ہو گئی۔ فرمایا:

"خدا کی قسم! جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرے گا۔ میں اس سے لڑوں گا، کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم! اگر وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کا ایک بچہ دیتے تھے اور مجھے نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔" .... دوسرے قول میں فرمایا کہ "خدا کی قسم اگر ان لوگوں نے اُونٹ کا گھٹنا باندھنے والی ایک رسی بھی مجھے دینے سے انکار کیا جسے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور زکوٰۃ دیتے تھے، تو میں ان سے اس کے نہ دینے پر جنگ کروں گا۔" (ص ۱۶۷-۱۶۸)

حضرت عمرؓ نے اس سلسلہ میں جو اشکال پیش کیا اس کا جواب جناب صدیقؓ نے قرآن سے واضح کیا۔ اصل میں جو چیز یہاں مضمر تھی اور جسے مؤلف کو واضح تر کرنا چاہیے تھا وہ یہ تھی کہ اسلامی ریاست کا نظام کسی فرد کی ذاتی بادشاہت نہ تھی، اگرچہ اس کی محنتوں اور قربانیوں کا اس کی تشکیل میں عظیم

دخل تھا - یہ خدا کی زمین پر خدا پرستوں کی جماعت یعنی اُمتِ مُسلمہ کی ریاست تھی، جس کے اوّلین سربراہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم تھے - اور اس دُنیائے مؤقت میں حضورؐ کا وصال ہوجانے کے بعد سربراہی کی ڈیوٹی کی امانت اُمتِ مُسلمہ نے اپنے بہترین فرد کو سونپ دی - گویا ریاست اب بھی وہی تھی اور اس کا دستور اور اس کا پورا قانون اور اس کا ضابطۂ زکوٰۃ وہی پہلے والا تھا - اور اس دستوری و قانونی نظامِ حقوق و فرائض کے ٹکڑے نہیں کیے جا سکتے تھے۔

اِسی خلیفۂ اوّل نے وہ مضبوط اسٹیج تیار کیا جس پر سے حضرت عمرؓ نے اس ریاست اور اس کی تہذیب کے استحکام و فروغ کے لیے علم، اخلاق، سیاست اور تلوار کی قوتوں کو اس شان سے استعمال کیا کہ مشرق و مغرب عقابِ انقلاب کے دونوں بازوؤں کے نیچے تھے۔

اہم واقعات اور بھی ہیں - مثلاً حادثہ افک اور مالک بن نویرہ کا قتل، سلسلۂ فتوحات اور خدمتِ قرآن وغیرہ، مگر ہم اتنی دُور تک نہیں جا سکتے۔

اس کتاب کے اندر حصّہ دوم میں جناب کی شخصیت و کردار کی جھلکیاں دی گئی ہیں - اس حصّے میں ذاتی حالات، محاسنِ اخلاق، فضل و کمال، بکھرے موتی، نظامِ خلافت، مالی نظام، عسکری نظام، اَولاد، مواخاتی بھائیوں کا ذکر ہے، آخر میں کتابیات ہیں۔

مؤلف کے مطالعہ کی وسعت اور عادلانہ نقطۂ نظر پر اعتماد کیا جا سکتا ہے اور ان کے اندازِ تحریر کی موزونیت پر تو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔

عقل پرستی اور انکارِ معجزات | از مولینا عبدالرحمٰن صاحب کیلانی - ناشر: ناظم جامع محمدی اہل حدیث - گجرات - ملنے کا پتہ: مکتبۃ السلام، وسن پورہ، لاہور - صفحات: ۳۴۴
قیمت: ۲۵/ روپے

مغربی فلسفہ و فکر کا ہمارے ہاں ایک اثر یہ پڑا کہ نیچر یا قانونِ فطرت کے تحت تمام واقعات ہوتے ہیں - اُن کی زد سے پیغمبر، ولی، فرشتے اور معجزات کوئی بھی باہر نہیں - اب مشکل یہ پیش آئی کہ قرآن میں بعض واقعات کا بیان ایسا ہے کہ یا تو آپ لفظوں سے نئے معانی پیدا کریں یا ہر بات کو استعارہ